بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ جس شخص کی آمدنی ناجائز ذرائع مثلاً عقود فاسدہ یا باطلہ سے حاصل ہوئی ہو، تو ایسے شخص سے ہدیہ لینا، یا اس کے ساتھ کوئی جائز معاملہ کر کے اس کا عوض لینا شرعاً درست ہے یا نہیں؟۔ بینوا توجروا۔ وجزاکم اللہ خیرا۔

عبداللہ

کراچی

دار الافتاء

الجواب حامداً ومصلیاً

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على أشرف المرسلين سيدنا ومولانا محمد وعلى آله وأصحابه أجمعين وعلى من تبعهم بإحسان إلى يوم الدين

أما بعد،

جس شخص کی آمدنی ناجائز ہو، اس کی دو صورتیں ہیں:

ایک یہ کہ وہ آمدنی اُس نے غصب یا عقد باطل کے ذریعہ حاصل کی ہو، جیسے ربا القرض، رشوت وغیرہ، اور دوسرے یہ کہ عقد فاسد کے ذریعہ حاصل کی، جیسے بیع قبل القبض، یا بیع غرر وغیرہ۔

پھر اس شخص سے اس کی آمدنی حاصل کرنے کی دو صورتیں ہیں: ایک یہ کہ وہ اپنی آمدنی میں سے کسی کو کچھ ہدیہ کرے یا ہبہ کرے اور شیء موہوب بعینہ وہ ہو جو ناجائز ذریعہ سے حاصل ہوئی ہے، چاہے عروض ہوں یا نقود، تو ایسا ہدیہ قبول کرنا دونوں صورتوں میں ناجائز ہے، چاہے آمدنی بیع باطل کی ہو یا بیع فاسد کی ہو۔ البتہ اگر ناجائز آمدنی نقود کی شکل میں ہو اور کاسب حرام نے اس سے کوئی چیز خریدی ہو تو اس میں فقہاء کا کلام ہے اور امام کرخی رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق صرف اس صورت میں خریدی ہوئی چیز کا لینا ہدیۃً ناجائز ہے جب اُس نے ناجائز نقود کی طرف اشارہ کر کے وہی نقود قیمت کے طور پر ادا کئے ہوں (جو عام طور پر نہیں ہوتا)، باقی تمام صورتیں جائز ہیں۔

لیکن اگر ناجائز آمدنی کسی عقد صحیح کے ذریعہ حاصل کی جارہی ہو مثلاً کاسب حرام کو کوئی چیز فروخت کرکے قیمت وصول کرنا، یا کوئی چیز کرایہ پر دے کر کرایہ وصول کرنا، تو اس میں یہ تفصیل ہے کہ ناجائز نقد آمدنی اگر غصب یا عقد باطل کے ذریعہ حاصل ہوئی ہے تو وہ قیمت کے طور پر وصول کرنا جائز نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ نقود کاسب حرام کی ملکیت ہی میں نہیں آئے، اور اگرچہ جب اس آمدنی کے عوض کوئی چیز بیچی جائے تو عقد کا تعلق نقود مطلقہ سے ہوگا، خاص ان ناجائز نقود سے نہیں ہوگا، لیکن یہ شبہ ضرور ہے کہ یہ عقد انہی ناجائز نقود سے متعلق ہے، اور شبہ عقد کے ناجائز ہونے کیلئے کافی ہے۔ البتہ اگر وہ ناجائز نقود کسی عقد فاسد سے حاصل ہوئے ہوں تو نقود کے قبضے کے بعد وہ کاسب حرام کی ملک میں آجاتے ہیں، اگرچہ وہ ملک خبیث ہوتی ہے، تو یہاں دو شبہے پیدا ہوگئے: ایک یہ کہ اس کی ملک ہے یا نہیں؟ اور دوسرے یہ کہ عقد اس سے متعلق ہوا یا نہیں؟ لہٰذا یا شبہۃ الشبہۃ ہوگیا، جو معتبر نہیں ہے۔ اس لئے عقد جائز کے ساتھ کاسب حرام کی آمدنی حاصل کرنے کی گنجائش ہے۔

اسی طرح اگر ناجائز آمدنی غصب یا عقد باطل کی ہو اور کاسب حرام نے اسے اپنے اموال کے ساتھ مخلوط کردی ہو، تو اس میں جتنی مقدار کے بارے میں یہ ظن غالب ہو کہ مال مخلوط میں اتنی مقدار حلال ہے اس کا ہدیہ قبول کرنا بھی جائز ہوگا۔ نیز چونکہ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اس خلط کے نتیجے میں غاصب کو ملک خبیث حاصل ہوجاتی ہے، تو اس کا حکم بھی بظاہر بیع فاسد کے ثمن کا ہونا چاہئے، کیونکہ یہاں بھی دو شبہے جمع ہوگئے: ایک یہ کہ اس کی ملک ہے یا نہیں؟ اور دوسرے یہ کہ عقد صحیح اس سے متعلق ہوا یا نہیں؟ (تفصیل کیلئے بندے کی کتاب "فقہ البیوع"، المبحث العاشر : أحکام المال الحرام ملاحظہ ہو)۔

واللہ سبحانہ وتعالیٰ أعلم

بندہ محمد تقی عثمانی